بزمِ نور

Bazmay Noor

https://pixabay.com/en/ancient-arches-architecture-1850700/ (23-01-18 @ 12:15)

A collection of religious articles written by

Sahibzadi Zahida Mazhar

Newcastle Upon Tyne, United Kingdom

Copyright © Zahida Mazhar 2018

ابتدائیہ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم حبیبہٖ سید الانبیاء و المرسلین
وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ الطاہرات المطہرات
الطیبات امہات المومنین و ذریاتہٖ الی یوم الدین ٥
برحمتک یا ارحم الراحمین ٥ اللہ جل جلالہٗ

اب میں ابتدا کر رہی ہوں اللہ رحمان و رحیم کے مقدس اور
بابرکت نام سے کہ اس مالکِ کُل کی رحمت اور ہم سب کے آقا و
مولا دل و جانِ ما احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم
کی نظرِ رحم و کرم سے آقا جی کی شفقتِ اتم سے میری ایک حمد
و نعت دعا اور فغاں و فریاد سے پُر کتاب نغماتِ طیب
کے نام سے چھپ چکی ہے فللہ الحمد اور دوسری حمد و نعت
کی کتاب تکمیل کے مراحل سے گذر رہی ہے ۔ اسی کے ساتھ میری
یہ کتاب بزم نور نثر میں یعنی دینی کالموں کی کتاب آپ کی خدمت
میں پیش کی جا رہی ہے کچھ کالم عرصہ قبل ہفت روزہ یا پھر
ماہ نامے میں شائع ہو چکے ہیں چند کالم اب لکھے گئے ہیں
چونکہ چند احباب کا خیال ہے کہ ان کالموں کو کتابی شکل میں
محفوظ کر لینا چاہیے۔ میں کوئی بڑی دانشور یا ادیب تو ہوں
نہیں کہ کوئی بڑا دعوہ کروں مگر یہ یقین ضرور ہے کہ معزز قارئین
کو بہر حال مایوسی نہیں ہوگی چونکہ مجھے لکھنے کا شوق ہے تو بس یہ
لکھنے کا شوق ہی قلم تھما دیتا ہے اور اتفاق سے احباب کو میری
تحریریں پسند بھی آ جاتی ہیں ۔ ورنہ تو حالت خراب ہے شوگر
کے انجکشن معدہ میں السر جگر بڑھ گیا بلڈ پریشر ہائی رہتا ہے

جس کی وجہ سے آنکھوں میں چھوٹی رگیں پھٹ کر خون رسنے لگتا ہے تو نظر اور بھی خراب ہو جاتی ہے حالانکہ آنکھوں میں موتیا کا آپریشن بھی ہو گیا ہے مگر خاص فرق نہیں پڑا اس پر کینسر کا بہت بڑا آپریشن ہوتے ہوئے پھر کیموتھیریپی ریڈیو تھیریپی وغیرہ سے نیم جان ہوں نقاہت کے باوجود جب جب ممکن ہوا لکھنے کی کوشش کرتی ہوں تاکہ میری کتابیں جلد از جلد چھپ جائیں - ایک کتاب افسانوں کی بھی جلد ہی پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی کچھ احباب کہتے ہیں افسانے چھپوانے کا خیال ترک کر دو مگر مجھے یقین کامل ہے کہ میرے افسانوں میں بھی قارئین کرام کو اللہ پاک اور رسولِ پاک کی محبت اور اطاعت کی چاشنی ملے گی - کہ یہ ہی میری لیپتر اور راہ ہے میرا مزاج بھی ہمیشہ سے ہی درویشانہ رہا ہے اور حمد و نعت ہی میری محبوب اور مرغوب روحانی غذا رہی ہے اللہ جل جلالہ رحیم و کریم اور آقا و مولا محمد مصطفٰے پاک کی تعریف توصیف شاعری میں کرتی ہو یا کہ نثر میں دل کو تسکین فراہم کرتی ہے روح کو شادمانی بخشتی ہے جن قارئین کرام کی نظر سے میری تحریریں گزری ہیں - ان سب سے میری التماس ہے کہ براہِ کرم مجھے اور میری بچیوں کو اپنی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھئے اور میری تحریروں میں جو بھی اغلاط یا کمی محسوس ہو اس پر اپنی وسیع القلبی سے درگزر کر دیجئے کیونکہ مجھے تحریر و تصنیف پر ملکہ تو بہر حال حاصل نہیں ہے پھر بھی اپنے اوقات کو اللہ پاک اور اس کے حبیب

پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں صرف کرنے کی کوشش
کرتے ہوئے کبھی حمد و نعت اور کبھی نثر میں مدح و ثنا
کرلیتی ہوں اور اللہ جل جلالہٗ کی ذاتِ اقدس سے
امید رکھتی ہوں کہ اپنے رحم و کرم سے میری کاوشوں کو
اپنی بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت بخشیں گے۔ ہو سکتا
ہے اسی طرح میری مغفرت کا حیلہ وسیلہ بن جائے
بجاہِ سید المرسلین حبیب الکریم دل و جانِ ما محمدِ مصطفیٰ
پاک حبیبِ کبریا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ و
اصحابہٖ و ازواجہٖ الطاہرات المطہرات الطیبات
امہات المومنین و ذریتہم الی یوم الدین۔

برحمتک یا ارحم الراحمین ۰ یا جل جلالہٗ

~~حمد و نعت کے شائق حضرات کے ذوق کی تسکین کے خیال سے~~
~~انتہائی ایک مطبوعہ و غیر مطبوعہ کلام بطور ہدیہ پیش~~
~~خدمت ہے امید ہے قارئین کرام کو تسکین قلب فراہم~~
~~کرے گا۔ انشاء اللہ~~

اور یہاں اب جب چند افراد نے یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ تم ایک عیال دار
خاتون ہو پھر خود کو مس مظہر لکھنا بہت غیر مناسب بات ہے تم
مسز نہیں لکھ سکتیں وغیرہ وغیرہ۔ اپنے قارئین کی ذہنی الجھن کو رفع کرنا ہے
اس وجہ سے مجھے بھی اس مسئلہ کی وضاحت کرنا ضروری محسوس ہوا
حالانکہ میرے مس یا مسز ہونے سے کسی کو فائدہ ہوگا نہ ہی نقصان
کا امکان ہے مگر اعتراض برائے اعتراض کچھ لوگوں کی فطرت
کا خاصہ ہوتا ہے اور وہ جب تک پیچ چھوڑا ہے میں پڑ یا نہ

چھوڑ لیں ان کو سکون اور قرار نصیب نہیں ہوتا ان کا ضمیر
خراب ہی رہتا ہے۔ گھر گھر تانک جھانک اور بی جمالو کا کردار یہ لوگ ہوتے ہیں
تو قارئین محترم مظہر الدین رحمۃ اللہ علیہ میرے والد ماجد کا
نام نامی اسم گرامی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ جب میں اپنے والد صاحب
کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھ رہی ہوں تو میرے معزز و محترم
قارئین کرام اپنی لاعلمی کے باعث مجھے بیگم مظہر الدین نہ
سمجھ لیں اور انجانے میں مسز مظہر کہہ کر گناہ گار نہ ہوتے
رہیں۔ ویسے بھی بچپن سے لے کر آج تک جو بھی لکھا اور جب بھی
شائع کروایا وہ سب ہمیشہ ہی مس زاہدہ مظہر کے نام سے ہی
چھپتا رہا ہے

اور اب انڈیا میں بھی میری جو پانچ کتب ماہنامہ آستانہ
والوں نے پبلش کی ہیں وہ سب مس زاہدہ مظہر کے نام سے
ہی چھاپی گئی ہیں۔ حالانکہ میرے خیال میں میرے مس ہونے
سے یا مسز ہونے سے معترض حضرات کی صحت پر کوئی برا اثر بھی
پڑنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ یوں بھی میں نے اس پریوں کے
دلیس میں اپنی تمام زندگی بیوہ نہ سہاگن بس بے دام غلام کی سی
حیثیت سے مسلسل تگ و دو میں تن تنہا گھریلو اور کاروبار
کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھا کر قید تنہائی میں کاٹی ہے۔
الحمد للہ میری بیٹیوں نے بھی محنت مشقت اور صبر شکر کر کے
اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ عہدے حاصل کر کے اب میری کفالت
کر رہی ہیں کیونکہ اب مسلسل جدوجہد علالت نقاہت میں
جہاں بھر کے دکھ درد اپنی جھولی میں بھرتے کینسر شوگر بلڈ پریشر
اور بڑھاپا سے نیم جان ہوں خود سے کمانا اب میرے بس
کی بات نہیں رہی اب جو یہ میری چھٹی کتاب نور و سرور نعتیہ
کلام انشاء اللہ جلد ہی مکمل ہو جائے گی بمشکل پوری کر رہی ہوں
میری اوّل نغمات طیب دوم شعاع نور سوئم بزم نور چہارم
نور و سرور پنجم میناۓ ادب ششم نور کی دھارا میرے قارئین کرام
کو ذہنی قلبی روحانی تسکین فراہم کریں گی۔ مجھے یقین کامل
ہے انشاء اللہ۔ اور مومن قارئین کرام سے التماس ہے کہ میری بیٹیوں
بیٹی شبانہ میری بیٹی سیما کی آئندہ آل اولاد نسل تا نسل کے لئے دعائے خیر کر دیں

786

خدا کہاں نہیں ہے؟

بیشتر کافروں، اور معدودے چند جدید خیالات سے حامل نام
نہاد مسلم نئی پود کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی ہستی نہیں ہے یہ
یہ انسان کے ذہن کا فتور ہے کہ انسان کے ذہن نے خود ہی
ایک وہم پال رکھا ہے جو اس کو یہ خیال رہتا ہے کہ مرنے
کے بعد ہم پھر اٹھائے جائیں گے اور اپنے اچھے یا برے اعمال
کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا اور پھر
سزا یا جزا کے طور پر جنت یا دوزخ میں رہنا
ہوگا۔ ایسے جاہل دہریئے پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ
وحدہٗ کی ذات ہے جس کی تم عبادت کرتے ہو اور اس کے
احکام کی خلاف ورزی کرنے سے ڈرتے ہو تو ہمیں بھی
دکھاؤ۔ وہ کیسا خدا ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ دیکھنے میں کیسا ہے؟
تو میں ایسے احمق لوگوں سے کہنا چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی
فانی اور غیر فانی دنیا کے ہر ذرے ہر چپے ہر جاندار اور ہر
بے جان میں موجود ہے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کوئی ہیرا موتی
تو ہے نہیں جو ہم جیولر سے خرید کر ان احمقوں کو دکھا دیں
اللہ تو وہ ہے جو ہیرے موتی سونا تانبا کوئلہ اور مختلف
دھاتیں یا رنگ برنگ کے جواہرات پہاڑوں اور سمندروں

کی کوکھ سے پیدا کرتا ہے یوں ہی اللہ کو دیکھنے کے لئے نظر
بھی حق شناس ہونی چاہئے ۔ جو کوئی نابینا ہوتا ہے اس کو صبح
صادق میں مستور نورِ خدا نظر نہیں آتا رات اندھیری
ہو یا پھر چاندنی ہر چیز کو اجالا رہی ہو ۔ اندھوں کے
شب و روز گھپ اندھیرے ہی رہیں گے ان کے لئے بہار خزاں
میں تفریق نہیں ، اور نہ ہی قوسِ قزح کے حسین رنگ کسی جاذبیت
اور اہمیت کے حامل ہوتے ہیں ۔ تو اس کا یہ مطلب ہرگز بھی
یہ نہیں ہوگا کہ صبح و شام دن رات کا وجود ہی نہیں ۔ کچھ اندھے
ایسے بھی ہوتے ہیں کہ میڈیکل ٹریٹمنٹ کے بعد بینائی قائم ہو
جاتی ہے اور کچھ کمزور نظر والوں کو عینک کی ضرورت
ہوتی ہے جیسی بیماری ہوتی ہے علاج بھی ویسا ہی
ہوتا ہے ۔ جب کہ جن کی نظر ٹھیک ہوتی ہے وہ سورج کی
روشنی سے استفادہ کرتے ہیں چاند کی چاندنی سے لطف
اندوز ہوتے ہیں ۔ انہیں شمع کی روشنی سے فائدہ پہنچتا ہے
اور وہ شفق کے رنگوں کو جانتے ہیں قوسِ قزح کے رنگ پہچانتے
ہیں اور نورِ سحر سے روح کی پالیدگی حاصل کرتے ہیں ۔
کچھ لوگ سب کچھ دیکھتے ہیں مگر کچھ نہیں دیکھتے کیونکہ وہ نورِ
بصیرت سے محروم ہوتے ہیں وہ ہی لوگ قرآن کی نظر میں

3

اندھے ہیں بہرے ہیں گونگے ہیں کیونکہ وہ اللہ کی نشانیوں

کو نہیں دیکھتے حق تعالیٰ کے احکام نہیں سنتے اور کلمہ حق

ان کی زبان سے ادا نہیں ہوتا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ ہم تو اپنے بندوں کی رگِ جان سے بھی قریب ہیں

یہ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ اگر کسی کے جسم کا کوئی حصہ ہاتھ

یا پاؤں ٹوٹ جائے زخمی ہو جائے انسان کی موت واقع نہیں ہوتی

جب تک کہ اس کے حلق پر کاری ضرب نہ پڑے۔ کیونکہ

انسان کی جان اس کے حلقوم میں ہوتی ہے۔ اس کے

باوجود روح یا جان سارے جسم میں محسوس ہوتی ہے

بلکہ آپ کے خون میں گردش کرتی ہے۔ اسی طرح اللہ کریم

جو ساتویں آسمان سے بھی آگے سدرۃ المنتہیٰ سے بھی پرے قاب قوسین

سے او ادنیٰ پر اپنے عرشِ عظیم پر جلوہ فرما ہے اتنی دور ہماری پہنچ سے

ہماری نظر سے ہماری سوچ سے بہت دور ہونے کے باوجود اپنی بنائی

ہوئی کائنات کے ہر خطے ہر ذرے ہر جاندار اور بے جان

میں موجود ہے اگر ہم اپنے اللہ کو پانے کی تھوڑی سی کوشش

کر لیں اور ہمیں اللہ سے ملاقات کا شوق ہو جائے تو

پھر بات بن سکتی ہے لیکن اگر شوق دیدار ہوتا تو کیا بلکہ الٹا

لوگ اپنے خالق مالک اور رازق معبود کے وجود کے منکر ہو گئے

توپھر اللہ کو آپ سے ملنے کی حاجت نہیں۔ اللہ وحدہٗ لاشریک
نے اپنے نائب اپنے خلفاء اپنے سفیر آپ کی طرف بھیجے اور
ایک 2 نہیں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار بار بھیجے جن کو
ہم نبیؐ رسولؐ اور پیغمبران کی حیثیت سے جانتے اور
مانتے ہیں۔ جو ساری دنیا کو دعوتِ حق دیتے اور
راہِ ہدایت پر بلاتے رہے۔ جس نے بھی انؐ کی دعوت
قبول کرلی اس کی دنیا اور آخرت سنور گئی۔ لیکن جن
کی تقدیر میں اللہ کا نور اور ہدایت نہیں تھی وہ کسی
ہادیؐ کے راستے پر چلنے سے منکر ہو گئے۔ تو پھر
ایسے بدبخت حق شناس کیونکر ہو سکتے ہیں؟ جو اپنی حقیقت
سے بے خبر ہیں وہ اللہ پاک کی حقیقت کیونکر جان سکتے
ہیں؟ پہلے خود کو پہچانو تب خالق و مالکِ ارض و سما کی ذات کو سمجھ سکوگے
سنار، ترکھان، بڑھئی، دھوبی سب کی پہچان ان کے کام سے
ہوتی ہے اسی طرح اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی پہچان بھی
اس کے کام سے ہوتی ہے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب اللہ
تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے کہ کوئی کام ہو جائے تو اللہ قادرِ مطلق
فرما دیتا ہے ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اگر انسان
اپنے اندر جھانک کر دیکھے اپنی حقیقت کو پہچاننے کی طرف دھیان
کرے کہ روح امرِ ربّ ہے یا پھر اللہ کا کام یعنی اللہ کا فعل ہے

5

جب اللہ حیّ و قیوم کو فنا نہیں ہے اللہ خود سے قائم ہے

ازل سے ہے اور تا ابدالآباد یعنی ہمیشہ ہمیشہ قائم رہے گا

تو اللہ کے فعل یا امرِ ربّی یعنی روح کو موت کیسے آئے گی

روح تو ہمیشہ رہے گی۔ ہاں فنا ہو گا تو انسان کا

خاکی جسم وہ جسم جو دنیا میں جب تک زندگی ہوتی ہے

روح کا گھر بنتا رہتا ہے اور جب اللہ کے حکم سے روح

پرواز کر جاتی ہے تو یہ خالی گھر خاک کی ڈھیری بنکر

رہ جاتا ہے۔ جس روح کو اللہ نے آپ کے وجود میں

رکھ رکھا آپ اس روح کو نہ تو جھٹلا سکتے ہیں نہ

ہی دیکھ سکتے ہیں اور نہ اسے چھو کر محسوس کر سکتے

ہیں نہ ہی اس کی شکل و شباہت رنگ روپ بتا سکتے

ہیں۔ خدا کی دی ہوئی سانسوں پر زندہ ہیں مگر ہمیں

اپنی سانسوں پر اختیار نہیں۔ جب سانس بند ہو گئی

معاملہ ختم ہو جاتا ہے اسی طرح خوشی غم محبت نفرت

دکھ درد ہر قسم کے جذبات اور احساسات ہم اپنے

وجود میں رکھتے ہیں مگر ان کا حلیہ روپ رنگ ہم

نہیں جان پاتے پھر اللہ کی کہ جس نے یہ سب کائنات

اور اس میں موجود ہر شے بنا کر دی اسے ہم کیسے جھٹلا

سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا شکل صورت صحت دولت
قوت اور عقل بھی دی مگر احمق لوگ اللہ کا مقابلہ کرنے کی
ہر طرح کوشش میں لگے رہتے ہیں کبھی کوئی فرعون خدائی کا دعون
کرتا ہے یا کبھی کوئی نمرود کبھی شداد وغیرہ ہر ایک ظالم
فاسق و فاجر نے منہ کی کھائی ہے اور آج کل کے
سائنسدانوں نے قریب المرگ لوگوں کو شیشے کے کمرے
یا پھر اپنی تجربہ گاہوں میں بند کر کے روح کے لئے
راستے بند کرنے کی کوششیں کیں کہ موت کو شکست دے
لیں گے مگر جب قضا آگئی فرشتۂ اجل آکر روح
کو نکال لے گیا یہ سب دیکھتے رہ گئے ۔ اور جو کوئی مر
گیا اس کی ابدی زندگی میں اب کیا ہو رہا ہے یہ تو جاننے
کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ خود
سے کسی اسرار سے پردہ نہ اٹھادے۔ یہ ہیں اللہ کے بھید۔
اب آپ نے دیکھا ہوگا سب شادی کرتے ہیں مگر اولاد
کی نعمت ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتی۔ یہ بھی اللہ کا
کام ہے کہ کوئی پیڑ پھلوں سے لد جاتے ہیں اور کوئی
ایک پھول کو بھی ترستا رہ جاتا ہے دنیا کے بڑے سے بڑے سائنس
دان یا کوئی بھی کسی لحاظ سے بھی اللہ کی نعمتوں کا

7

مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ خوش ذائقہ پھل یہ رنگ برنگ پھول
کہیں چشموں کا میٹھا پانی کہیں سمندر کا نمکین پانی حسین
آبشار سبزہ زار کوہسار حسن کی نزاکتیں پیار کی لطافتیں
صبح کی صباحتیں اور پیارے پیارے شیرخواروں کی ملاحتیں
اور تم اللہ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ مگر پھر
بھی جو لوگ اللہ کریم کی اتنی ساری نشانیوں کو جھٹلا
کر پوچھتے ہیں کہ اللہ کہاں ہے؟ وہ واقعی فرمانِ باری
تعالیٰ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ کی چلتی پھرتی تفسیریں ہیں۔
مگر کچھ لوگ وہ تھے جنہیں روحانی علاج کی ضرورت تھی
اس لئے روحانی معالج کی ضرورت تھی جس کے علاج معالجہ
سے روحانی بالیدگی حاصل ہو سکے اور جب انہیں حقیقی راہبر
بھی مل جاتا ہے تو وہ خدا شناس ہو جاتے ہیں۔ اور وہ کفر کے
پردے چاک کرکے دامنِ اسلام میں پناہ لیکر ہی سکونِ قلب
پا جاتے ہیں۔ مگر جو اندھے بدبخت ظلمت کے گھپ اندھیروں میں
چھپ کر آنکھیں میچ لیں وہ بدنصیب ابوجہل اور ابولہب
کی طرح، شمعِ رسالت کی روشنی میں چمگادڑ کی طرح ڈرتے
رہتے ہیں کہ نورِ خدا ہماری آنکھوں تک پہنچنے نہ پائے اسی لئے وہ ظلمت
کے اندھے کنویں میں مینڈک کی طرح ٹراتے رہتے ہیں
یہاں تک کہ وہ اپنے اصلی گھر جہنم میں پہنچ کر اپنی غلطی

محسوس کرلیں۔ مگر پھر پچھتانے سے کیا ہوگا؟ جب قہّار و جبّار
اللہ جلیل و قدیر ربّ العالمین کے سامنے بے بس ہو جائینگے اور
جان کرمان لیں گے کہ اللہ واقعی وہی ہے جس کے قبضہ
قدرت میں ارض و سما اور اس کے درمیان یا اِدھر اُدھر
اوپر نیچے کی ہر بڑی چھوٹی شے ہر ذی روح ہے اندھیرا سویرا ہے
اے لوگو ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے اپنے پیدا کرنے والے معبودِ برحق
کے آگے سربسجود ہو کر معافی کی عرضی پیش کردو
حق کو پانا ہے تو دل کی آنکھیں کھولو
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں ہوتا جب دل روشن
پرنور اور بینا ہوگا تو مقامِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کا شعور پیدا ہو جائے گا اور نور و آگہی نصیب ہو جائے گی
جس نے بھی مقامِ مصطفیٰ پاک کو جان لیا اس نے اپنے مالک
اللہ اپنے ربّ کو جان لیا۔ اللہ اپنی رحمتوں سے اور برکتوں سے
نواز کر ہمیں دنیا اور آخرت میں خیر و عافیت نصیب
فرمائے بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
آمین ثم آمین

1

شب برات

ماہ شعبان کی چودھویں اور پندرہویں تاریخ کی درمیانی رات کو
شب برات یعنی نجات کی رات کہا گیا ہے۔ ہمارے آقا و مولا
حضور پرنور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک
ہے کہ شب برات بڑی ہی مبارک رات ہے کیونکہ اس رات میں
اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ دنیا سے آسمان پر جلوہ فرما ہوتے ہیں اور
پکار پکار کر اپنے بندوں کو آوازیں دیتے ہیں کہ اے میرے بندو
تم میں کون ایسا ہے جو اپنے گناہوں سے شرمسار ہو کر میرے پاس
توبہ کے دروازے پر آنا چاہتا ہے اب وقت ہے آؤ میں تمہاری
توبہ قبول کرلوں اے معافی کے خواستگارو آؤ میں تمہارے
گناہ بخش دوں۔ کیا کوئی ایسا ہے جس کا رزق تنگ ہے تو وہ
رزق کی فراخی چاہتا ہے میرے در پر آجاؤ میں تمہارا رازق
ہوں تمہارا رزق فراخ کر دوں گا اے میرے بندو تم میں کون
ایسا ہے جو اپنی حاجات پوری کروانا چاہتا ہے آؤ میرے
بندو میں تمہاری حاجات پوری کر دوں گا اے حاجت مندو
میں تمہاری احتیاج پوری کروں گا اسی طرح اللہ ربّ العزت
مغرب سے لے کر فجر تک اپنی مخلوق کو اپنی طرف بلاتے
رہتے ہیں یہ حدیث پاک کا مفہوم میں نے اپنے الفاظ میں واضح

کرنے کی کوشش کی ہے اس سے معلوم ہوا کہ شبِ برات جس کو
لیلۃ المبارک بھی کہا جاتا ہے بڑی ہی مبارک رات ہے کہ اس
قدر والی مبارک رات میں اللہ جل شانہٗ ہمارا پروردگار
ساری دنیا والوں کو پکار کر بلا کر آواز دے دے کر اپنی رحمتیں
تقسیم کرتا ہے یہ وہ رات بھی ہے جس کو ہم اپنی دنیاوی
زبان میں بجٹ کی رات بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس رات میں
اللہ وحدہٗ لاشریک اپنی دنیا اور دنیا کی ہر قسمت کا پورے
سال کا پلان یا منصوبہ یا پروگرام مرتب کر کے اپنے علم
سے لوح محفوظ پر منتقل کرتے اور لوح محفوظ سے مقرر
فرشتوں کے ذمے لگاتے ہیں۔ اللہ رب العالمین فرشتوں کو
ڈیوٹی لگا دیتے ہیں کہ فلاں فرشتے تم نے فلاں علاقے میں بارش
ضرورت سے زیادہ کرنی ہے فلاں علاقے میں بارش نہیں کرنی۔
فلاں لوگوں کی جان قبض کرنی ہے فلاں کے گھر اولاد کی
قسمت لے کر جانی ہے فلاں لوگوں کی عزت بڑھانی ہے فلاں
لوگوں کی محتاجی دور کرنا ہے اور فلاں لوگوں کو شفا یا
بیماری دینا ہے کن کن لوگوں کو موت کا مزہ چکھانا ہے
اور کن کن لوگوں پر بلائیں یا پریشانیاں ڈالنی ہوں گی
جو نیک ہیں ان کے درجات بلند کرنے ہونگے اور جو بدی میں مبتلا

ہیں انہیں سزا دیتا ہے اور کچھ ایسے ظالم بھی ہیں کہ ابھی ان کی
رسی کھلی چھوڑ تا ہے کہ وہ اپنے ظلم کی انتہا پر پہنچ جائیں
کون لوگ غم و آلام میں مبتلا ہونگے کن لوگوں کو خوشیاں
عطا کرتا ہوں گی کن کن لوگوں کو کس کس طرح نوازا
جائے گا اور کون اللہ تعالیٰ کی رحمتیں پائیں گے یا پھر اللہ کے
قہر و غضب میں گرفتار ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ
یہ سارا پروگرام پندرھویں شعبان میں طے پا جاتا ہے۔
ہمارے آقا محمدؐ رسول اللہ چونکہ اپنی ازواجؓ مطہرات کے
پاس باری باری قیام فرمایا کرتے تھے۔ جس رات قیام کی
باری حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تھی تو
اماں حضرت عائشہؓ ام المومنین فرماتی ہیں جب سوتے سے آنکھ
کھلی تو آپؓ نے دیکھا کہ آقا علیہ السلام حجرے میں اپنے
بستر پر نہیں ہیں آپؓ کو خیال گزرا آج باری میرے گھر میں
قیام کی تھی مگر کہیں آقاؐ کسی دوسری زوجہؓ محترمہ
کے حجرہ میں تو تشریف نہیں لے گئے؟ متجسس ہو کر ڈھونڈتا
نکلیں اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے جنت البقیع تک میں جا پہنچیں اور پھر
آپؓ نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت اور دعا میں
مشغول و مصروف ہیں تب پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پیاری

6

عائشہؓ ہمارے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا

کہ یارسولؐ اللہ آقاؐ آج 15 ویں رات شعبان کی ہے آج اللہ

تعالیٰ اپنے بندوں کے اتنے گناہ معاف فرمائیں گے جتنے قبیلہ

بنی بکر کی بھیڑ بکریوں کے بال ہیں۔ مگر کچھ بدنصیب ایسے بھی ہوں

گے جن کے گناہ بخشے نہیں جائیں گے اور وہ لوگ ہیں جو کہ شراب

پینے کے عادی ہیں۔ مشرک ہیں۔ جادوگر اور کینہ پرور ہیں

اور جو لوگ اپنے والدین کے نافرمان ہیں۔ ہاں اگر کوئی سچے

دل سے پکی توبہ کرلے تو پھر اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

کیونکہ ناامیدی کفر ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ رحمان و رحیم کا فرمان پاک ہے کہ ہماری رحمت

ہمارے قہر پر محیط ہے۔ اس لئے بندے کو اپنا محاسبہ

کرکے اللہ کریم کی رحمت سے یہ بھی توقع رکھنی چاہیئے کہ جب

باران رحمت برسیں گے تو پھولوں کے ساتھ کانٹے بھی

سیراب ہو جائیں گے۔ اس لئے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

کو مدنظر رکھیں اور اللہ پاک کی ناراضگی سے جیسے بھی

ہو سکے بچیں۔ اللہ رحمان و رحیم نے اپنی رحمت سے ہمارے

لئے دین اسلام میں بڑی سہولتیں رکھی ہیں۔ ہمارے لئے دین

کے فرائض کی ادائیگی میں بھی بڑی آسانیاں پیدا کر دی

گئی ہیں حالانکہ قرآن مجید گواہ ہے کہ پہلی امتوں سے گناہوں کی

افراط ہو جاتے پر عذاب الہٰی نازل ہو جایا کرتا تھا اور پہلی

امتوں کو عبادت کرنے کے لئے اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں

بھی جاتا ضروری ہوتا ہے جب کہ مسلمانوں کے لئے یہ پابندی

نہیں رکھی گئی مسلمان سفر میں ہو یا جہاد میں نماز کا وقت

ہو جائے تو جہاں بھی ہو نماز ادا کر سکتا ہے۔ شرط صرف

پاکیزگی ہے کہ جگہ پاک ہو جسم پاک ہو کپڑے پاک ہوں

اور اگر اللہ رحمان و رحیم کرم فرما دیں تو روح بھی پاک

ہو خیالات پاک ہوں اور نظر میں بھی حیا ہو۔ مسلمان

اگر کسی ایسے جنگل یا ویرانے سے ریگستان وغیرہ سے گزر

رہے ہوں جہاں پانی دستیاب نہیں ہے تو تیمم بھی کر سکتے

ہیں۔ اور جماعت بھی کر سکتے ہیں کیونکہ مرد حضرات

کے لئے حکم ہے کہ نماز باجماعت مسجد میں ادا کیا کریں۔

اور قوم بنی اسرائیل کو حکم تھا کہ اگر لباس یا کسی بھی کپڑے پر

نجاست لگ جائے تو لباس کے اس حصے کو کاٹ کر پھینک دیا

جائے۔ ظاہر ہے کہ جب لباس کا کچھ حصہ کٹ جائے گا تو پیوند

کاری سے لباس بد نما ہو جائے گا نقص پڑنے سے لباس جچے

گا نہیں۔ مگر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو

اتنی سہولت دی گئی کہ لباس کو دھو کر پاک کر لیں۔

اور مخصوص حالات میں تیمم بھی کر سکتے ہیں۔

-۱۵ بی بی حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں سے بنا کہ وہ جب نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب ان سے برائی ہو جائے تو وہ معافی چاہتے ہیں۔

اور جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ کہے تو بخش دیئے جاتے ہیں اس کے گناہ خواہ وہ جہاد سے ہی بھاگا ہو۔ کیونکہ جہاد سے بھاگنا بہت بڑا گناہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر میں مردے کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے مردہ ہر وقت اپنے متعلقین یعنی والدین بھائی بہن بیوی بچوں عزیز و اقارب دوست احباب کی طرف سے دعا کا منتظر رہتا ہے۔ اور جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور جہان کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ اور خداوند تعالیٰ قبر والوں کو دنیا والوں کی دعا کا اتنا بڑا ثواب پہنچاتا ہے جیسے پہاڑ۔ اور زندوں کی طرف سے بہترین تحفہ استغفار ہے اس لئے شب برات میں جب رب ذو الجلال اپنے بندوں کو پکار پکار کر بلا رہے ہوں کہ اے لوگو میں تمہارا

7

رب ہوں مجھے بتاؤ تم میں کون ہے جو گرفتار بلا ہے وہ میری
پناہ میں آ جائے تو میں اسے پناہ دے دوں گا میں غم سے نجات اور
دکھ درد سے امان دے دوں گا ایسے وقت اگر کسی کے دل میں ذرا
سا بھی ٹمٹماتا ایمان مدھم سی بھی روشنی رکھتا ہے اور
اس کے جسم و جان میں کوئی بھی رمق اللہ کی محبت کی ہے تو
پھر خواہ وہ گناہوں کی لمبی فہرست ہاتھوں میں لئے ہوئے ہوگا
تو اگر سچے دل سے پکی توبہ کر کے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو
جائے گا بیشک یہ یقین بھی رکھتا ہو کہ اللہ ہمارے گناہوں
سے تا واقف نہیں مگر یہ بھی یقین رکھے کہ اللہ رحمان و رحیم
میری توبہ کو قبول فرمائے گا۔ اور میرے گناہ معاف فرما دے
گا کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے قہر پر حاوی ہے اور
اللہ اپنی مخلوق پر بہت مہربان ہے اس مالک کل عالمین
نے یہ بھی کرم فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک کی
امت پر خاص کرم فرما کر خیر امت بنا دیا ہے اور
خیر البشر کی امت میں جذبۂ خیر بہت رکھا ہے تا کہ اللہ
کی مخلوق میں خیر اور بھلائی تقسیم کرتے رہیں۔ اللہ تو
سب کچھ جانتا ہے اگر اس علیم و خبیر مالک نے ڈھیل
دے رکھی ہے تو مت سمجھو کہ تم سے بے خبر ہے اپنے کرتوت

8

اپنے اقوال اپنے اعمال اپنے حالات درست کر لو اپنا محاسبہ
کر کے اللہ کریم سے عہد کرو کہ آئندہ گمراہی کے راستے
کو چھوڑ کر ہر قسم کے گناہوں اور شر سے بچیں گے اور
خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر سبقت لے جانے میں کوئی
کسر اٹھا نہ رکھیں گے تاکہ روزِ قیامت اللہ قہار و جبار
کے قہر و غضب سے بچ جائیں۔ روزِ جزا بھی سزا سے بچ
سکیں۔ یوم حساب ہمارے اعمال نامے میں بھلائی زیادہ
سے زیادہ ہو اور ہمارا اعمال نامہ دا ہنے ہاتھ میں دے
کر جنت کے سارے دروازے کھول دیئے جائیں۔ اور جہنم
سے نجات دائمی ہو آمین۔ کیونکہ جہنم بری جگہ ہے ہے
جو یقیناً مسلمانوں کے رہنے کے قابل نہیں ہے۔ آتش
دوزخ کا ایندھن تو کافر مشرک منافق شرابی زانی لوطی
ڈاکو جادوگر قاتل غاصب وغیرہ وغیرہ ہوں گے۔
ہاں مگر جو تائب ہو کر اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں
گے تو اللہ تعالیٰ رحمان و رحیم کو غفور الرحیم پائیں گے اور
یقیناً اللہ کریم عفو اور درگزر فرمائیں گے اور اپنی
رحمت و بخشش سے نواز دیں گے۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے کہ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ

9

ہے کہ رمضان کے روزے پورے اہتمام سے رکھنے والے کو اجر

میں اللہ تعالیٰ کا دیدار روزِ حشر نصیب ہوگا۔

اللہ کو اور اللہ کے حبیبؐ پاک کو پانے کے لئے یہ دو مقدس

مہینے اور ان محترم مہینوں میں شبِ برأت یعنی نجات

کی رات اور شبِ قدر اعلیٰ مراتب پانے کی راتیں ہیں

اللہ رحمان و رحیم ہم سب کے لیے رحمتیں سمیٹنا مقدر

فرمائے سب اہلِ اسلام رحمتؐ عالم کے صدقے جہنم

سے دائمی ابدی نجات پالیں اور سلامتی کے ساتھ

امن کے گھر میں دائمی ابدی سلامتی نصیب ہو آمین

خصوصی طور پر میری بیٹیاں اور نواسیاں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں سمیٹیں آمین

ثم آمین۔ بجاہِ سیّدالمرسلینؐ صلی اللہ علیہ وسلم آمین

وبحق لا الہ الا اللہ محمدؐ الرسول اللہ یا ربّ العالمین

آمین ثم آمین